51

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز بدھ — قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۳۰ رجب ۱۳۹۱ھ | ۲۲ تبوک ۱۳۵۰ہش | ۲۲ ستمبر ۱۹۷۱ء | ۲۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

اسلام آباد ۲۰ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں

اسلام آباد۔ ۲۰ ستمبر۔ عزیزم مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد سلمہ ربہ ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چند دن سے شدید دردسر کی تکلیف ہو گئی ہے۔ اب بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت تکلیف میں خاصی کمی ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے مکرم صاحبزادہ صاحب، کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز مکرم میاں صاحب کو صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ اللھم آمین۔

(بشیر احمد خان رفیق۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

مکرم سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال (ریٹائرڈ) کو فرش پہ گر جانے کی وجہ سے شدید ضربات آئی ہیں۔ کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ نیز عرصہ سے چارپائی پر لیٹے رہنے کی وجہ سے بیڈ سور بھی ہو گیا ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ دوستوں سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مختار احمد ہاشمی ربوہ)

محترم مولوی محمد الدین صاحب ایم اے صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کو عرصہ سے بندش پیشاب کی تکلیف ہے۔ آپ جہلم ہسپتال میں داخل ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ بخشے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کرامت سے لوگوں کو اسلام کی سچائی اور حقیقت معلوم ہوتی ہے اور ہدایت ہوتی ہے

جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے

"اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یقین سے اپنا ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا رد نہیں کرتا ہے۔ پس خدا سے مانگو اور یقین اور صدق نیت سے مانگو۔ میری نصیحت پھر یہی ہے کہ اچھے اخلاق ظاہر کرنا ہی اپنی کرامت ظاہر کرنا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں کراماتی بننا نہیں چاہتا تو یہ یاد رکھے کہ شیطان اُسے دھوکہ میں ڈالتا ہے۔ کرامت سے عجب اور پندار مراد نہیں ہے کرامت سے لوگوں کو اسلام کی سچائی اور حقیقت معلوم ہوتی ہے اور ھدایت ہوتی ہے۔ میں تمہیں پھر کہتا ہوں کہ عجب اور پندار تو کرامتِ اخلاقی میں داخل ہی نہیں۔ پس یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ دیکھو یہ کروڑہا مسلمان جو روئے زمین کے مختلف حصص میں نظر آتے ہیں۔ کیا یہ تلوار کے زور سے، جبر و اکراہ سے ہوئے ہیں؟ نہیں یہ بالکل غلط ہے۔ یہ اسلام کی کراماتی تاثیر ہے جو ان کو کھینچ لائی ہے۔ کرامتیں انواع و اقسام کی ہوتی ہیں۔ منجملہ اُن کے ایک اخلاقی کرامت بھی ہے جو ہر میدان میں کامیاب ہے۔ انہوں نے جو مسلمان ہوئے صرف راستبازوں کی کرامت ہی دیکھی اور اس کا اثر پڑا۔ انہوں نے اسلام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا۔ نہ تلوار کو دیکھا۔ بڑے بڑے محقق انگریزوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ اسلام کی سچائی کی رُوح ہی ایسی قوی ہے جو غیر قوموں کو اسلام میں آنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

جو شخص اپنے ہمسایہ کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے اُس کا اثر ہمسایہ پر بہت اعلیٰ درجہ کا پڑتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۵-۱۲۶)

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہیں

کل صدر یحییٰ خان نے ہسپتال تشریف لے جا کر آپ کی عیادت کی،

راولپنڈی۔ ۲۱ ستمبر۔ صدر پاکستان کے اقتصادی مشیر محترم جناب ایم ایم احمد کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں اب بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہیں اور آپ کے زخم تسلی بخش طور پر مندمل ہو رہے ہیں۔ پرسوں رات آپ اپنے کمرے میں چند قدم چلے۔ آپ اب بستر میں بآسانی کروٹ بدل سکتے ہیں۔

کل صدر یحییٰ خان نے ایران اور کراچی کے ۹ روزہ دورہ کے بعد کراچی سے راولپنڈی پہنچنے پر کمبائنڈ ملٹری ہسپتال تشریف لے جا کر آپ کی عیادت کی۔ صدر آپ کے پاس کچھ وقت بیٹھے رہے۔ اور آپ کی صحت کے متعلق دریافت فرماتے رہے۔

احباب جماعت درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین اللھم آمین۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ تبوک ہش ۱۳۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے فتح مند اور غالب ہونے کی راہ

حق کو دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ اپنے خالص اور وفادار بندوں کی ایک جماعت قائم کرتا ہے تو اس کی قدیم سے یہ سنّت ہے کہ وہ اپنے ان خالص اور وفادار بندوں کے لئے ابتداءً بہت سے ابتلاء مقدر کر دیتا ہے اور غرض ان ابتلاؤں سے یہ ہوتی ہے کہ وہ ان ابتلاؤں کی بھٹی میں سے گذر کر کندن بن کر نکلیں اور اس طرح اپنی چمک دمک سے ایک دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کریں اور لوگ ان کے صبر اور ان کی استقامت اور ان کی للّٰہیت و فدائیت کو دیکھ کر حق کی طرف کھنچے چلے آئیں۔

خدائی جماعتوں کو پیش آنے والے ان ابتلاؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہی اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُونَ (یٰسٓ آیت ۳۱) یعنی ہائے افسوس انکار کی طرف مائل بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ حق کے مخالفوں کی یہ حقارت انہیں خدائی جماعت کے افراد کو طرح طرح کی تکالیف پہنچانے پر اکساتی ہے۔ چنانچہ وہ ایذارسانیوں میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے حتیٰ کہ ان کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں لیکن ان ایذا رسانیوں اور جان کے لئے پیدا کئے جانے والے خطروں سے خدائی جماعت کے افراد قطعاً ہراساں نہیں ہوتے بلکہ وہ خدا تعالیٰ پر پورا بھروسہ رکھتے ہوئے ان تکالیف اور ایذاؤں کو بطیب خاطر برداشت کرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ جسے سب قدرت اور طاقت حاصل ہے اور جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ان کے دکھ اور تکالیف دور کر دیتا ہے اور خود دکھ دینے والوں کو ان کے قدموں پر جھکا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں جب اسلام کو دنیا میں دوبارہ غالب کرنے کی غرض سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے مبعوث فرمایا تو ضروری تھا کہ آپ کی جماعت کو بھی دکھ دیئے جاتے اور اہل دنیا والے حق پرستوں کی جان تک کے درپے ہو جاتے۔ چنانچہ آپ نے ابتداء ہی میں اپنی جماعت کو آنے والے ابتلاؤں سے خبردار فرماتے ہوئے انہیں ثابت قدمی سے برداشت کرنے کی تلقین فرمائی۔ نیز بڑی وضاحت سے بتایا کہ ان ابتلاؤں میں کامیاب ہونے کے لئے انہیں کیا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ۔ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اِس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔ یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔"

(ازالہ اوہام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس انتباہ کے عین مطابق ہم اوّل دن سے ہی ابتلاؤں سے دوچار ہوتے اور آپ کے بتائے ہوئے طریق پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ان میں سے سرخرو ہو کر نکلتے اور ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے آرہے ہیں۔ ابتلاء پہلے بھی پیش آئے اب بھی آرہے ہیں اور آئندہ بھی آئیں گے لیکن ہماری فتح مندی اور غالب آنے کی راہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے یہی ہے کہ ہم متقی بنیں اور بنے رہیں۔ اور تقویٰ یہی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھائیں۔ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھیں۔ تقویٰ کے بعد دوسری چیز جس پر اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زور دیا ہے وہ ہے دعا۔ ابتلاؤں میں کامیابی کے اس دوسرے وسیلہ پر ہم انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔

نعت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

کمالِ اوج پہ جب ذوقِ جستجو ہوگا
جمالِ شاہدِ لولاک روبرو ہوگا

پڑی ہے دھوم زمانے میں حُسنِ یوسفؑ کی
وہ عکس تیرے ہی سایہ کا ہُوبہو ہوگا

تری نگاہِ کرم کے بغیر مشکل ہے
وہ دِل جو چاک ہُوا ہے کبھی رفو ہوگا

چراغِ کعبہ کی صورت جلے گا محشر تک
جو میرے دل میں کوئی نقشِ آرزو ہوگا

میں اپنے ظرفِ نظر کا کچھ امتحاں لے لوں
تِرے جمال کا عالم تو چار سُو ہوگا

وہ جس مقام پہ ہوں گے ترِے نقوش قدم
اُسی مقام پہ فردوسِ رنگ و بُو ہوگا

بڑھیں گے فاصلے تڑپے گا جذبۂ قربت
دلوں کی بزم میں جب ذکرِ ما و تُو ہوگا

خبر ہے مجھکو بڑی عظمتیں ہیں اُس در کی
مرا خیال بھی اُس در پہ با وضو ہوگا

زبانِ اشک سے کہنا بیانِ غم ثاقبؔ
انہیں پسند یہ اندازِ گفتگو ہوگا

ثاقب زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں

تحقیق کے نئے گوشے

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب رستم پارک نواں کوٹ لاہور

(۲)

(۵)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی آمد کشمیر کی تحقیق کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"یہ امر ہے جو مجھ پر کھولا گیا ہے"

آسمانی قرناکی یہ آواز اب یورپ کے بعض علماء کو مسحور کر رہی ہے۔ وہ اس تحقیق کو اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں۔ یورپ کے ایک عظیم سکالر (تقابل ادیان بالخصوص ہسٹیالوجی کے عالم۔ رابرٹ گریوز ہیں انہوں نے ایک کتاب پشوعا پوڈرو کے اشتراک سے لکھی ہے کتاب کا نام

Jesus in Rome

ہے۔ اس میں حضرت مسیح کی آمد کشمیر کی تحقیق شامل ہے ان دو عالموں نے پروفیسر ڈی۔ ڈی کوسامبی کی طرف رجوع کیا جو کہ سنسکرت کے بہت بڑے عالم اور ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف فنڈامنٹل ریسرچ بمبئی میں تعینات تھے۔ بھوشیہ پران میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح ہمالہ دیش میں وارد ہوئے وہاں یوسا شافت یعنی یسوع آسف کہلائے (یہی نام بعد میں یوز آسف بن گیا) پروفیسر موصوف نے بھوشیہ پران کے ایسے دو حوالوں پر تحقیق ان کو بھیجدی۔ جو کہ مذکورہ کتاب میں شائع ہو گئی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"میں نے سنا ہے کہ اس
جگہ کے ہندوؤں کے پاس
بھی اپنی زبان میں ایک
کتاب ہے جس میں اس
شہزادہ نبی کا ذکر ہے"

ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۹
صفحہ ۳۲۹

یہ کتاب بھوشیہ پران ہے جو کہ کشمیر کے مہاراجہ کی تحویل میں تھا۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں بمبئی سے شائع ہوا۔

(۶)

تاریخ نادری اور بھوشیہ پران کے مذکورہ حوالے درج ہیں۔ میں پہلے "تاریخ نادری" کا ایک باب ملاحظہ ہو۔

"راجہ دکھ کے معزول ہونے کے بعد اس کا بیٹا راجہ گوپانند گوپادت کا نام اختیار کر کے حکمران ہوا۔ اس کے عہد حکومت میں بہت سی عمارات تعمیر ہوئیں۔ کوہ سلیمان کی چوٹی پر ایک شکستہ گنبد تھا۔ اپنے وزیروں میں سے ایک شخص سلیمان نامی کو جو پارس سے آیا تھا۔ اس کی تعمیر کے لئے مقرر کیا۔ ہندوؤں نے اعتراض کیا کہ وہ دین باہر ہے۔ اس وقت حضرت یوز آسف بیت المقدس کی جانب سے وادی اقدس (کشمیر) کی طرف مرفوع ہوئے۔ آپ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ شب و روز عبادت باری تعالیٰ میں مشغول رہے تقویٰ اور پارسائی میں اعلیٰ درجہ پر پہنچ کر خود کو اہل کشمیر کی طرف پیغمبر مبعوث سمجھا اور دعوت خلائق میں مصروف ہو گئے۔ چونکہ خطہ کشمیر کے لوگ آنحضرت کے عقیدتمند تھے راجہ گوپادت نے ہندوؤں کا اعتراض ان کے پیش کیا اور آنحضرت کے حکم سے سلیمان کو، جسے ہندوؤں نے سندیمان کا نام دیا گنبد مذکور کی تکمیل پر مقرر کیا اور اس نے سیڑھی پر لکھا

"اس وقت یوز آسف نے دعوائے پیغمبری کیا ہے"

اور دوسری سیڑھی کے پتھر پر یہ عبارت تھی

"وہ یسوع پیغمبر بنی اسرائیل ہے"

اور ہندوؤں کی ایک کتاب میں میں نے دیکھا کہ آنحضرت بعینہٖ حضرت روح اللہ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ اور نام بھی یوز آسف اختیار کر لیا تھا۔ والعلم عند اللہ اور آپ نے اپنی عمر یہیں بسر کی اور وفات کے بعد موضع انزہ مرہ میں دفن ہوئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آنحضرت کے روضے پر انوار نبوۃ جلوہ گر ہیں۔

راجہ گوپادت نے ۶۰ سال دو ماہ حکومت کرنے کے بعد انتقال کیا

Jesus in Rome p. 74-75

(۷)

تاریخ نادری میں ہندوؤں کی جس کتاب کا حوالہ دیا گیا وہ بھوشیہ پران ہے جس میں لکھا ہے:-

"ایک دن راجہ شالباہن، ہمالیہ پہاڑ کے ایک ملک میں گیا وہاں اس نے ساکا قوم دیکھی (ایک غیر ملکی) راجہ کو وہیں مقام پر دیکھا (جو کہ سرینگر کے قریب ہے) وہ خوبصورت رنگ کا تھا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا شالباہن نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں۔؟ اس نے جواب دیا میں یوسا شافت (یوز آسف) ہوں . . . . . . میں مذہب کو پاک و صاف کرنے کے لئے آیا ہوں۔ راجہ نے اس سے پوچھا آپ کونسا مذہب رکھتے ہیں

اس نے جواب دیا اے راجہ جب صداقت معدوم ہو گئی اور ملیچھوں کے ملک میں (یعنی ہندوستان کے باہر کے ایک ملک میں) حدود شریعت قائم نہ رہے تو میں وہاں مبعوث ہوا میرے کام کے ذریعہ جب گناہ گاروں اور ظالموں کو تکلیف پہنچی تو ان کے ہاتھوں سے میں نے تکلیفیں اٹھائیں

راجہ نے اس سے پھر پوچھا کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ اس نے جواب دیا میرا مذہب محبت صداقت اور تزکیہ قلوب پر مبنی ہے اور یہی وجہ ہے کہ میرا نام عیسیٰ مسیح رکھا گیا۔ اس کے بعد راجہ آداب تسلیم بجا لایا اور واپس ہوا۔

(Jesus in Rome p. 75-76)

(۸)

آج سے آٹھ سو سال پہلے پنڈت کلہن نے سنسکرت میں کشمیر کی تاریخ مرتب کی اس کا نام راج ترنگنی ہے۔ اس کے آٹھ ہزار سلوک ہیں چونکہ برہمنی نکتہ نظر سے یہ کتاب مرتب ہوئی۔ اس لئے کلہن کو ہر ریفارمر اور مصلح شو کا پجاری نظر آتا ہے۔ اشوک کو بھی شو پرست بنا دیا گیا۔ راج ترنگنی میں پہلی صدی کے ایک بزرگ عسانا دیو کا ذکر ہے ایک معزول وزیر سندھ متی اپنے گرو کی دعا کی وجہ کے باعث معجزۂ صلیبی موت کے بعد زندہ ہو گیا اسی طرح وہ سندھ متی سے راجہ سندیمان بن گیا۔ گرو کا نام عسانا دیو ہے۔ راج ترنگنی میں لکھا ہے کہ کشمیر میں چار مصلح آئے ہیں آخری عسانا تھے۔ یہ سب شو کے پجاری تھے۔

پنڈت کلہن نے کشمیر کی تعریف و توصیف میں کہا ہے۔

"اس ملک کو جگرا بھرت (دیش) ادی کی شوا۔ اور عسانا نے چاہا اور اس کی عزت افزائی کی . . . . یہ وہ خطۂ کشمیر ہے جسے روحانی خوبیوں کی طاقت سے فتح کیا جا سکتا ہے لیکن اسلحۂ جنگ سے نہیں یہی وجہ ہے کہ جہاں کے باشندوں کو سوائے عاقبت کے کسی قسم کا خوف نہیں

(راج ترنگنی انگریزی ترجمہ رنجیت سیتارام پنڈت صفحہ ۱۵)

آگے چل کر قرن اول کے واقعات میں اسی عسانا کو عسانا دیو کے روپ میں پیش کیا۔ اسے راجہ سندیمان کا گرو بنایا گیا۔

(صفحہ ۱۲۵-۱۴۸)

یہاں عسانا سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ یہ ایک الگ تحقیق ہے۔ جو کہ انشاء اللہ پیش کر دی جائے گی۔

وباللہ التوفیق

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا

انتیسواں ۲۹ سالانہ اجتماع

انشاء اللہ

۸-۹-۱۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو ربوہ میں منعقد ہو گا

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم حکیم سراج الدین احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(محترمہ مبارکہ انجم صاحبہ ایم اے لیکچرار جامعہ نصرت۔ ربوہ)

۲

خلافت کی برکات۔ اس سے وابستگی اور اس سے مستفید ہونے کی اکثر تلقین کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ تحریکات میں شوق سے حصہ لیتے تھے۔ یہ بھی تاکید فرماتے کہ چندہ دینے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر ہم اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو جماعت کا نظام کیسے چلے گا۔

ابا جان پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ میں نے کبھی ان کو اس معاملہ میں کوتاہی برتتے نہیں دیکھا۔ مطب کی از حد مصروفیات کی وجہ سے دوپہر کا کھانا چھوڑ دیا تھا۔ مگر نماز کبھی نہیں چھوڑی۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے ان کو صرف ایک وقت کھانا کھاتے دیکھا۔ صبح معمولی سا ناشتہ کر کے مطب میں جاتے۔ پھر شام کو کبھی مغرب کی نماز کے بعد اور کبھی ذرا پہلے گھر واپس آتے۔ پہلے نماز پڑھتے پھر کھانا کھاتے اس کے بعد دوائیاں خریدنے کے لئے بازار چلے جاتے۔ آرام کا کوئی وقت کبھی ملتا ہی نہیں تھا۔ دوران علالت بھی کام کرتے رہے۔ فوت ہونے سے پہلے چند گھنٹے پیشتر ایک دوائی بنائی۔ دوا سازی اور اپنے فن سے گہرا لگاؤ تھا۔ ایک مشین کی طرح دن رات کام کرتے اور مریضوں کی خدمت میں لگے رہتے۔ پاکستان کے کونے کونے سے بلکہ بیرون پاکستان سے بھی ان کے پاس مریض آیا کرتے تھے۔ اور کئی مریض بذریعہ پارسل دوائیاں منگوا لیتے۔ فرمایا کرتے کہ جب میں کسی ایسے مریض کا علاج شروع کرتا ہوں۔ جس کا مرض کچھ الجھا ہوا ہوتا ہے تو میں فوراً مطب میں بیٹھے بیٹھے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اے خدا اس مریض کے علاج کے لئے میری راہنمائی فرما جب میں دعا کرتا ہوں تو فوراً میرے ذہن میں موزوں دوا آجاتی ہے۔ پہلے بالکل یاد نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ جب اس شیشی کو اٹھاتا ہوں تو اس پر گرد پڑی ہوتی ہے جو اس چیز کا ثبوت ہوتا ہے کہ عرصوں سے وہ دوائی استعمال نہیں ہوئی اور خدا اسی دوائی میں شفا رکھ دیتا ہے۔ فرماتے تھے کہ طبیب کا کام صرف یہ نہیں کہ دوائی دے اور بس بلکہ اس کا یہ فرض ہے کہ خدا تعالیٰ سے مریض کی شفا کے لئے دعا بھی کرے۔

قدرت نے آپ کو ایسا ذہن اور یادداشت عطا فرمائی تھی کہ ۴۳ سال کے طویل عرصہ طبابت میں آپ نے کبھی کوئی نسخہ نہیں لکھا۔ ہمیشہ زبانی ہی مریض کا علاج ہوتا۔ مطب میں مریضوں کا بڑا ہجوم رہتا۔ بعض دفعہ یوں محسوس ہوتا جیسے یہاں کوئی چیز مفت بٹ رہی ہو۔ کم و بیش روز کے دو سو اڑھائی سو مریض آتے۔ مگر کسی ایک کو بھی نسخہ لکھ کر نہیں دیتے تھے۔ قیمت بھی بہت کم ہوتی۔ علاج کرتے ہوئے ہمیشہ غریبوں کا خیال رکھتے۔ غریبوں کو دوائی بھی مفت دیتے۔ اور اگر یہ دیکھتے کہ کسی کے پاس اتنے بھی پیسے نہیں کہ وہ پھل دودھ وغیرہ کا استعمال کر سکے تو چپکے سے نقدی کی صورت میں اس کی مدد کر دیتے۔

ایک دفعہ لاہور کے کسی احمدی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اپنی بیٹی جس کا دماغی توازن خراب تھا کی شفایابی کے لئے دعا کا خط لکھا۔ حضورؓ نے دعا فرمائی اور ساتھ ہی خط میں یہ لکھا کہ آپ حکیم سراج الدین صاحب سے علاج کروائیں۔ چنانچہ وہ شخص ابا جان کے پاس آیا ان سے اس خط کا ذکر کیا۔ علاج شروع ہوا اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شفا ہوئی چند سال ہوئے ناصرہ بیگم صاحبہ ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ کوئی انہیں یہ کہہ رہا ہے کہ آپ حکیم سراج الدین صاحب سے علاج کروائیں۔ وہ ابا جان کے متعلق کچھ نہیں جانتی تھیں۔ انہوں نے اس خواب کا ذکر اپنی بہن طاہرہ سے کیا۔ اس نے کہا یہ تو انجم کے ابا ہیں (طاہرہ اور میں ایم اے کے دوسرے سال میں تھیں) پھر ناصرہ بیگم لاہور آئیں۔ ابا جان سے علاج کروایا۔ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔ اسی طرح لاہور کی ایک عورت ابا جان کے پاس آئی۔ اور آپ کو دیکھتے ہی کہنے لگی کہ اب مجھے آرام آجائیگا کیونکہ میں نے خواب میں آپ کو ہی دیکھا تھا۔ وہ عورت بھی شفایاب ہوگئی۔

ایک دفعہ لاہور میں ہیضے کی وبا پھوٹ پڑی۔ بھاٹی گیٹ میں بھی زبردست ہیضہ پھیلا۔ مریض بڑی خطرناک حالت میں تھے۔ ہسپتال سے کچھ ڈاکٹر آئے تھے۔ ایمبولنس بھی ساتھ تھی تاکہ فوراً مریضوں کو ہسپتال منتقل کیا جا سکے۔ اس وقت تک ابا جان ہی ہیضہ کے مریضوں کا علاج کر رہے تھے جب ڈاکٹروں کی ملاقات ان سے ہوئی تو ابا جان نے کہا کہ ان سب کا میں خود علاج کروں گا اس پر ڈاکٹروں کو بڑی حیرت ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی مریض کی موت واقع ہوگئی تو اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی وہ تو چلے گئے مگر ابا جان بڑے فکر مند ہوئے اسی وقت دعا کی اے خدا اب تو ہی میری عزت رکھنا۔ بہت بڑی ذمہ داری مجھ پر ڈال دی گئی ہے تو ہی اپنے فضلوں سے ان سب مریضوں کو شفا عطا فرما۔ ان دنوں اباّ جان کا یہ حال تھا کہ وہ سارا دن دوائیوں کا بکس اٹھائے مریضوں کو دیکھتے رہتے۔ یہاں تک کہ کھانے کی بھی پرواہ نہ ہوتی۔ نمازوں میں بڑی رقت کے ساتھ دعائیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت سب مریضوں کو شفا ہوگئی۔ خدا تعالیٰ کا یہ بڑا معجزہ تھا۔ جس کا ذکر ہمیشہ ابا جان اللہ تعالیٰ کے احسان کے رنگ میں کرتے اور کمال یہ ہے کہ ابا جان نے کسی مریض سے ایک پیسہ تک نہ لیا سب کا علاج مفت کیا اس واقعہ سے بھی ڈاکٹر بھی بہت حیران ہوئے

لوگوں کو ابا جان کی دوائی پر بہت یقین تھا اکثر مطب میں ہجوم رہتا۔ مریضوں کو بڑی دیر تک اپنی باری کا انتظار کرنا پڑتا۔ بعض دفعہ صبح سے شام ہو جاتی۔ مگر کوئی مریض اٹھ کر واپس نہ جاتا تھا۔ تشخیص بڑی اچھی کرتے نرمی سے گفتگو کرتے اور بڑی تسلی دلاتے۔ ہمیشہ یہ کہتے کہ "انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا۔"

مریضوں کو ایسے مخلص ہمدرد اور غمگسار معالج کی وفات کا دکھ کیوں نہ ہوتا۔ وفات کی خبر جیسے لوگوں تک پہنچی لوگ جمع ہو گئے۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے جنازہ باغ بیرون بھاٹی گیٹ میں رکھا گیا عزیزوں، رشتہ داروں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت لوگوں اور راہ چلتے مسافروں نے بھی نماز جنازہ پڑھی۔ جس کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

ابا جان نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ۔ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ ہم سب کو ابا جان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

دفتر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کا سولھواں مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء/اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس بابرکت اجتماع سے مستفیض ہوں۔ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر ضلع کی ہر مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے۔ ایک نمائندہ کی کم از کم شرط ہے ویسے دستور اساسی انصار اللہ کے مطابق بیس ارکان یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہو سکتا ہے۔

زعماء۔ زعماء اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع اور ناظمین اعلیٰ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مرکزی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ حاضری کے لئے بھرپور کوشش فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

احمدی والدین سے اپیل

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۸-۹-۱۰/اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اطفال احمدیت ان تین دنوں میں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی ایمان افروز نصائح اور بزرگوں کی نصائح سنیں گے۔ دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلوں میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں۔ ذکر الٰہی عبادات اور دوسرے تربیتی پروگراموں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ احمدی والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس بابرکت اجتماع میں ضرور شریک کریں۔

مہتمم اطفال

ولادت مکرم چوہدری غلام رسول صاحب کارکن دفتر ایڈیٹر روزنامہ الفضل کو آٹھ سال کے بعد مورخہ ۱۵ ستمبر کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے اس سے قبل کوئی زندہ نرینہ اولاد نہیں تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صاحب اقبال دراز عمر۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

صاحب نصاب احباب زکوٰۃ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

53

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم جون ۱۹۷۱ء — ۳۰ جون ۱۹۷۱ء

۱	چوہدری منیر الدین صاحب ایم اے ڈی ایل ایس سی مسلم کالونی لاہور	۱۵—۰۰ روپے
۲	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰—۰۰ روپے
۳	ملک منیر احمد صاحب ربوہ	۱۰—۰۰ روپے
۴	لعل خاتون صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ انور آباد ضلع لاڑکانہ	۱۰—۰۰ روپے
۵	نصیر احمد صاحب ناصر صراف بازار محمد خان سیالکوٹ شہر	۵۰—۰۰ روپے
۶	ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۱۵—۰۰ روپے
۷	بیگم صاحبہ شیخ فیض قادر صاحب ناظم آباد کراچی	۲۵—۰۰ روپے
۸	بیگم صاحبہ محمد اسلم صاحب بھٹی پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی	۲۰—۰۰ روپے
۹	چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۵۰—۰۰ روپے
۱۰	عبدالحق صاحب الٰہی پارک مصری شاہ لاہور	۲۰—۰۰ روپے
۱۱	بیگم چوہدری سعید احمد صاحب ہیرآباد حیدر آباد	۱۵—۰۰ روپے
۱۲	محمود احمد صاحب احمد پارک فیروز پور روڈ لاہور	۱۰—۰۰ روپے
۱۳	بیگم صاحبہ ڈاکٹر اے آر احمدی پارسی کالونی کراچی	۲۵—۰۰ روپے
۱۴	لفٹیننٹ کمانڈر محمد اسلم صاحب منوڑا کراچی	۲۰—۰۰ روپے
۱۵	بیگم مبارکہ ملک صاحبہ پشاور روڈ راولپنڈی	۵۰—۰۰ روپے
۱۶	سیف الحق صاحب پشاور چھاؤنی کراچی	۱۰۰—۰۰ روپے
۱۷	شاہد احمد صاحب قریشی ابن قریشی محمد افضل صاحب واقف زندگی گھانا	۱۰۰—۰۰ روپے
۱۸	ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی ربوہ از بچگان	۱۰—۰۰ روپے
۱۹	مسز ڈاکٹر عبدالغفور صاحب سعودی عرب	۱۰۰—۰۰ روپے
۲۰	بیگم صاحبہ سید محمد سرور شاہ صاحب دارالنصر غربی ربوہ	۲۰—۰۰ روپے
۲۱	ناصر احمد صاحب خالد پبلک جنرل سٹور ربوہ	۱۰—۰۰ روپے
۲۲	کلثوم زبیری صاحبہ پارہ چنار	۱۰—۰۰ روپے
۲۳	والدہ صاحبہ لفٹیننٹ کرنل محمد عبدالخالق صاحب راولپنڈی	۲۰—۰۰ روپے
۲۴	ڈاکٹر محمد طارق خان صاحب ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال راولپنڈی	۱۲۵—۰۰ روپے
۲۵	اعجاز احمد صاحب E.R.B کالونی منگلا	۱۰—۰۰ روپے
۲۶	سید ناصر احمد صاحب 1/KM ST کراچی ۱۶	۲۰—۰۰ روپے
۲۷	مس شمیم شریف صاحبہ یونیورسٹی کیمپس پشاور	۱۰—۰۰ روپے
۲۸	ڈاکٹر سکینہ صاحبہ ناظم آباد کراچی	۵۰—۰۰ روپے
۲۹	بیگم صاحبہ کرامت اللہ صاحب محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی	۳۵—۰۰ روپے
۳۰	سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحبہ لطیف آباد حیدرآباد	۶۹—۰۰ روپے
۳۱	بیگم ابن بشیر صاحب اسلام آباد	۳۰—۰۰ روپے
۳۲	سید حسنات احمد صاحب 5c/112 گرین لائنز	۵۰—۰۰ روپے
۳۳	ڈاکٹر بیگم امۃ الحفیظ خان صاحب گارڈن ایسٹ کراچی	۵۰—۰۰ روپے
۳۴	منیر احمد صاحب شیخ سول جج ساہیوال	۱۰—۰۰ روپے
۳۵	مسز نجمہ خان صاحبہ وحدت کالونی لاہور	۱۰۰—۰۰ روپے
۳۶	لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ	۱۰—۰۰ روپے
۳۷	سید اقبال محمود صاحب پیر الٰہی بخش کالونی کراچی	۱۰—۰۰ روپے
۳۸	شاہدہ عبداللہ صاحبہ ربوہ از والد صاحب مرحوم	۱۰—۰۰ روپے
۳۹	نذیر احمد صاحب احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور	۱۰—۰۰ روپے
۴۰	نصرت جہاں صاحبہ کینٹین انچارج دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۵۰—۰۰ روپے
۴۱	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ	۱۰—۰۰ روپے
۴۲	امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مرحوم بنت ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب لاہور	۱۰۰—۰۰ روپے

(باقی)

چندہ سالانہ اجتماع انصار اللہ

چندہ سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں ایک وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ایک روپیہ سالانہ فی کس شرح جو مقرر ہے یہ وہ کم از کم شرح ہے جو ان اراکین کے لئے ہے جو کوئی آمد نہیں رکھتے۔ ویسے بھی یہ مناسب نظر نہیں آتا کہ ایک معقول آمدنی رکھنے والا اور ایک معمولی آمدنی رکھنے والا دونوں ایک ہی سطح پر اس میں حصہ لیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح پاک کا یہ فرمان ملاحظہ ہو "یہ موقعہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ کیا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کے لئے نہیں بلکہ مالوں کے بشرط استطاعت خرچ کرنے کا ہے"

قائد مال

مرکزیہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سوال و جواب کا پروگرام

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر اس سال پروگرام میں سوال و جواب کے لئے قریباً ایک گھنٹہ وقت رکھا گیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سوالات پہلے سے منگوا لئے جائیں۔ جو دوست سوالات بھجوانا چاہتے ہوں وہ خوشخط لکھ کر اپنے نام اور مکمل پتہ کے ساتھ دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

ہماری والدہ ماجدہ نور بیگم صاحبہ بیوہ محترم مولوی غلام نبی صاحب ڈی ٹائپ کالونی لائلپور ۷ ستمبر کو ساڑھے سات بجے شام حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ تہجد گزار اور صاحب کشف و الہام خاتون تھیں سوالی کو بغیر کچھ دیئے واپس نہ کرتیں۔ ہمسایوں کے گھروں میں جا جا کر ان کی ضروریات معلوم کرتیں اور پھر حسب توفیق ان کو پورا کرنے کی کوشش کرتیں ۱۹۲۶ء میں حضرت المصلح الموعودؓ کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں آپ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالمنیب محمد یوسف نذیر احمد۔ احمد لشبر لائل پور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب خادم مسجد مبارک ربوہ کو ٹانگ پر چوٹ آگئی ہے نیز بخار بھی ہے۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے

(ممتاز حسین کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا بلند اختر (جو حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کا پوتا ہے) امریکہ میں الیکٹرونک انجنیئرنگ کے پہلے سال کے سالانہ امتحان میں خدا کے فضل سے اپنے گروپ میں اول آیا ہے۔ الحمدللہ۔ احباب کرام سے بھی عزیز کی مزید روحانی ترقی۔ نیکی میں سبقت اور مزید اعلیٰ تعلیمی کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں احباب یہ بھی دعا فرمائیں کہ خدا عزیز کی سائنس کی اعلیٰ تعلیم ملک و ملت کے لئے بھی بابرکت فرمائے اور اسے احمدیت کا نیک نمونہ بنائے۔ آمین۔

(محمود احمد۔ معرفت محمود احمد اینڈ سنز جناح روڈ کوئٹہ)

۳۔ برادرم عبدالرحمن صاحب کی اہلیہ صاحبہ شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (میاں خیر محمد ڈیرہ غازیخان)

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے

بہترین تحفہ مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے قیمت سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد نوّے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے کورس ۹۰ گولی ۲۰ روپے **دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے ایک سایہ دار درخت بنایا ہے جو روز بروز بڑھتا چلا جائیگا

تم کوشش کرو کہ خدا تعالیٰ تم کو اور تمہاری اولادوں کو آپ کا ممتد سایہ بنا دے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آیت قرآنیہ الم تر الی ربک کیف مد الظل الخ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے ایک سایہ دار درخت بنایا ہے جو قرآن کریم کی اس پیشگوئی کے ماتحت کہ الم تر الی ربک کیف مد الظل دنیا میں روز بروز بڑھتا چلا جائے گا۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتے تو کیا خدا تعالیٰ میں یہ طاقت نہیں تھی کہ وہ اس کو ساکن کر دیتا اگر اس سایہ کے بڑھانے میں انسانی تدابیر کام کر رہی ہوتیں خدا تعالےٰ کا اس سلسلہ میں کوئی دخل نہیں تھا تو چاہیئے تھا کہ خدا تعالےٰ اس کو ترقی سے محروم کر دیتا مگر فرماتا ہے بجائے اس کے کہ وہ اس کو ساکن کرتا وہ اس پر دلیل بن گیا ہے اور اپنی نصرتوں اور تائیدات سے اس کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے اور جس سلسلہ کو خدا تعالےٰ گھٹاتا نہیں بلکہ بڑھاتا ہے اس کے سچا اور خدائی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو جن شدید ترین دشمنوں نے مسلمانوں کو قتل کیا تھا یا جنہوں نے مسلمان شہداء کی ہتک کی تھی یا جنہوں نے انگیخت کر کے مسلمانوں کو شہید کیا تھا یا شہید کروایا تھا ان میں سے بعض افراد کے متعلق اس موقع پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیدیا کہ وہ جہاں بھی مل جائیں ان کو قتل کر دیا جائے انہیں میں سے ایک ہندہ بھی تھی جب اسے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے قتل کرنے کا حکم دیدیا ہے تو وہ عورتوں میں چھپی چھپی آپ کے پاس پہنچ گئی جب عورتوں کی بیعت ہونے لگی تو وہ بھی ان عورتوں کے ساتھ مل کر الفاظ بیعت دہراتی چلی گئی یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اقرار کرو کہ ہم شرک نہیں کریں گی۔ اس وقت ہندہ اپنی جوشیلی فطرت کے ماتحت رک نہ سکی اور جھٹ بول اٹھی کہ یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم شرک کریں گی آپ اکیلے تھے اور ہم ایک زبردست قوم تھے آپ اکیلے نے توحید کی آواز بلند کی اور ہماری ساری قوم نے مل کر آپ کے مقابلہ میں بتوں کی عظمت قائم کرنے کا تہیہ کیا ہمارا اور آپ کا مقابلہ ہوا اور اس مقابلہ میں ہم نے اپنا سارا زور صرف کر دیا مگر اس کے باوجود ہم گھٹتے چلے گئے اور آپ بڑھتے چلے گئے ہم ہارتے چلے گئے اور آپ جیتتے چلے گئے۔ اگر ہمارے بتوں میں کچھ بھی طاقت ہوتی تو کیا یہ ہو سکتا تھا کہ آپ ہمارے مقابلہ میں جیت جاتے۔ آپ کا ہمارے مقابلہ میں اکیلے ہوتے ہوئے جیت جانا ثبوت ہے اس بات کا کہ ہمارے بُت بالکل بے کار ہیں اور خدائے واحد کی ہی اس دنیا پر حکومت ہے جس نے آپ کی مدد کی اور ہم سب کو آپ کے مقابلہ میں شکست دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہندہ ہے۔ ہندہ بھی جانتی تھی کہ اسلام کی حکومت صرف مجھ پر ہی نہیں بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہے اس نے کہا ہاں ہندہ ہوں مگر مسلمان ہندہ اب آپ کا وہ زور مجھ پر نہیں چل سکتا جو پہلے چل سکتا تھا۔ کیونکہ اسلام سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے تو الٰہی مدد کا ہونا ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ وہ شخص راستباز ہے اور الٰہی مدد کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ باوجود دنیوی مخالفت کے ایک قوم بڑھتی چلی جاتی ہے اور کوئی روک اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ مومن قوم کی پشت پر آ جاتا ہے اور اس کے سایہ یعنی تصرف کو لمبا کر دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرتا تو سایہ ایک جگہ ٹکا رہتا یعنی مومن دنیا میں کوئی ترقی نہ کرتے۔ پھر جس طرح سورج کے مقام کو دیکھکر پتہ لگ جاتا ہے کہ سایہ کدھر جائیگا اسی طرح خدا تعالےٰ کی تائیدات کو دیکھکر یہ پتہ لگ جا سکتا ہے کہ کونسی قوم ترقی کرے گی اور یہ الٰہی مدد ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی ایک مدت کے بعد جب قوم خراب ہو جاتی ہے تو اللہ تعالےٰ اس کی پشت پناہی چھوڑ دیتا ہے اور وہ سایہ غائب ہو جاتا ہے پس کوشش کرو کہ تمہارا خدا تمہیں اور تمہاری اولاد کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ممتد سایہ بنا دے اور تمہیں ایسی توفیق عطا فرما دے کہ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سایہ کو ہمیشہ قائم رکھنے اور اس کو آگے سے آگے بڑھانے کا موجب ہو تاکہ شمس والی دلیل ہمیشہ قائم رہے اور تمہارے لئے الٰہی نصرتیں ظاہر ہوتی رہیں اور ربانی تدابیر تمہارے مقابلہ میں ہمیشہ ناکام رہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ششم حصہ دوم صفحہ ۴۹۱-۴۹۲)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ثواب رقم پر نہیں ملا کرتا۔ وہ تو اخلاص پر ملا کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی تحریک کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"جو دوست ایک دھیلے سے لے کر ۵۰۰/- روپے تک جو رقم دینا چاہے وہ وعدہ نہیں کرے گا اسے نقد ادائیگی کرنی ہوگی۔ ہم نے ان کے حساب نہیں رکھنے۔ وہ مثلاً اپنے دل میں یہ نیت کرے کہ اب میں سو روپے نقد دے سکتا ہوں یہ دے دیتا ہوں۔ چھ ماہ کے بعد اللہ تعالےٰ نے اور جتنی توفیق دے دی دونگا۔ لیکن ہمارے رجسٹروں میں وہ نام وعدے والی فہرست میں نہیں ہوگا۔ وہ نقد ادائیگی کرنے والا ہوگا۔ غرض ایک دھیلے سے لے کر ۵۰۰ تک اللہ تعالےٰ نے جتنی توفیق دی ہے وہ دے۔ کیونکہ ثواب رقم پر نہیں ملا کرتا وہ تو اخلاص پر ملا کرتا ہے۔ اور جماعت میں بڑے بڑے مخلص ہیں" جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اس مبارک تحریک میں ضرور شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کرے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

جلسہ سیرۃ النبی

جماعت احمدیہ اوکاڑہ کا سالانہ جلسہ سیرۃ النبیؐ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۷۱ء بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب مسجد احمدیہ اوکاڑہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ ضلع ساہیوال سے التماس ہے کہ وہ کثرت سے شریک ہو کر استفادہ کریں۔ دیگر مقررین کے علاوہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد بھی خطاب فرمائیں گے۔

(عبد الوہاب احمد شاہد مربی سلسلہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال)

علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

اطفال کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب ذیل علمی مقابلے ہونگے۔ تلاوت قرآن کریم۔ حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ اذان۔ معلومات عامہ۔ مشاہدہ و معائنہ۔ پیغام رسانی۔ تقریر۔ مضمون نویسی

عناوین تقریری مقابلہ جات:۔ کسی ایک موضوع پر تین تا چار منٹ تقریر کرنا ہوگی۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن (۲) افریقہ کا احمدی بچہ (۳) برکات خلافت (۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۵) احمدی مبلغین کے کارنامے (۶) خلافت ثالثہ کی بابرکت تحریکات

عناوین مقابلہ مضمون نویسی:۔ (۱) احمدیت افریقہ میں (۲) اے قادیان دار الامان اونچا رہے تیرا نشان (۳) صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں (۴) رمضان کی برکات (۵) سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

(منتظم علمی مقابلہ جات)

ضرورت انسپکٹر:۔ نظامت ارشاد وقف جدید کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جو معلمین کے کام کی نگرانی کر سکے تعلیم مولوی فاضل یا اس کے لگ بھگ ہو صحت اچھی ہو تاکہ حسب ضرورت پیدل سفر بھی کر سکے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش سے مورخہ ۵/۹ تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں (ناظم ارشاد وقف جدید) انجمن احمدیہ ربوہ

6366
بخدمت سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاولنگر

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵